غرضیکہ اسلام کے لغوی اور شرعی معانی اور اتحاد اور اختلاف میں سخت اضطراب ہے جیساکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ یعنی مطیع اسلام بذات الٰہی سے سلامت میں رہتا ہے تیسرے معنی ابن انباری نے لکھا ہے کہ مسلم کہتے ہیں جو عبادت خالص تو حید ذکر کرے عرب کا محاورہ ہے سلم الشی لفلان جبکہ اس چیز کو خالص کسی کیواسطے کرے اسلام کے معنی عقیدہ اور دین کو خالص خدا کیواسطے لینے کے ہیں۔

(ترجمہ از "الہلال" مصر)

تبلیغی مذہب

(از مولوی عبدالشکور صاحب سکودی متعلم جماعت ثالثہ رحمانیہ)

آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اسلام یعنی روحانی چمک دمک کے ساتھ عالم پر جلوہ فروز ہوا پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید کا نعرہ لگایا کہ دفعتہ جزیرۃ العرب کی تمام جاہل و وحشی قومیں اسلام کے خلاف مسلح ہوکر سامنے آ گئیں گر رفتہ رفتہ بتائید ربانی تمام موانع اور دشواریاں زائل ہو گئیں۔ اسلام پھیلا اور آناً فاناً اس طرح پھیلا کہ آنحضورؐ نے جب دنیا کو چھوڑا تو عرب میں ایک بھی بت پرست موجود نہ تھا اسلئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کو اتنی بڑی عظیم الشان فتح کیونکر حاصل ہوئی مخالفین کی پر تعصب ذہنیت میں اسکا جواب صرف تلوار ہے۔ لیکن بقول کارلائل ابتدا میں ایک نہتے اور تنہا پیغمبر کے ہاتھ میں یہ تلوار کہاں سے آئی۔ اور بفرض تھی تو ایک تلوار ہزاروں مخالف تلواروں کے سامنے کیا کر سکتی تھی حقیقت یہ ہے کہ یہ تلوار کا زور نہ تھا بلکہ اسلام میں ایک تبلیغی جوہر موجود تھا جس کی وجہ سے وہ ادیان عالم پر سبقت لیگیا

تبلیغ کے معنی

تبلیغ لغت میں کہتے ہیں پیغام پہونچانے کو اور اصطلاح میں کسی اچھی چیز کو جو ہمیں مرغوب ہے اس کی اچھائی و بہتری کو دوسری قوموں اور ملکوں تک پہنچا دینا اور ان کو اس کے قبول کی دعوت دینا۔ قرآن میں اس کے ہم معنی چند اور الفاظ ہیں انذار جس کے معنی آگاہ و ہوشیار کرنے کے ہیں۔ (تذکیر) یاد دلانا اور نصیحت کرنا۔

دوسرے مذاہب کی تبلیغی حقیقت

بعثت نبوی کے قبل دنیا میں دو قسم کے مذاہب موجود تھے ان میں سے دو جو تبلیغی قسم کے تھے وہ عیسائیت اور بدھ مت تھے۔ باقی زیادہ تر ایسے ہی تھے جو غیر تبلیغی تھے۔ مثلاً یہودیت مجوسیت ہندویت جو مذاہب تبلیغی ہونے کے مدعی ہیں اگر نفس الامر میں دیکھا جائے تو وہ تبلیغی نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمیں یہ امر شبہ میں ڈالتا ہے کہ آیا تبلیغ ان کے اصل مذہب کا حکم تھا یا بعد کے پیروؤں کا عمل؟ لہذا ہم کھرے اور کھوٹے کے معلوم کرنے کیلئے دو معیار قائم کرتے ہیں۔ (اول) اس مذہب کے پاک نوشتوں اور مقدس کتابوں میں یہ حکم موجود ہو (دوم) اس مذہب کے بانی و پیشوا نے تبلیغ کو عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہو۔ غالباً ان دونوں اصول سے کسی اہل بصیرت کو انکار نہ ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان مذاہب کے صحیفوں میں جو تبلیغی ہونے کے

مدعی ہیں۔ اس تعمیم کی کھلی ہوئی ہدایتیں اور ان کے بانیوں کی زندگی میں اسکی عملی مثالیں ملتی ہیں یا نہیں؟ تو جواب بالکل صاف ہے کہ قطعاً نہیں ملتیں۔ یہاں یہ بھی یاد رہے جن مذاہب نے تبلیغ کو اپنا اصول نہیں قرار دیا اسکی دو وجہیں ہیں۔ (اول) ان کے نزدیک اس حق کے قبول کرنے کی عزت کا استحقاق پیدائش سے حاصل ہوتا ہے۔ کوشش سے نہیں ہوتا۔ (دوم) ان کے خیال میں جو حق ان کے پاس موجود ہے وہ اتنا پاک اور مقدس ہے کہ اپنی خاص و پاک بزرگ قوم و نسل کے علاوہ دوسری قومیں جو بخیال ان کے کمتر اور نجس ہیں ان تک اسکو لیجانا گویا خود اس مذہب کی پاکی کو صدمہ پہنچانا ہے یہی بات تھی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک کنعانی (متی ۱۵) یا یونانی (مرقس ۷) عورت برکت چاہنے کیلئے آئی تو فرمایا میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا ہوں (متی ۱۵-۲۵) پھر فرمایا مناسب نہیں لڑکوں کی روٹی (بنی اسرائیل کا مذہب) کتوں (غیر اسرائیلی قوموں) کو پھینک دیں۔ پھر فرمایا غیر قوموں کی طرف نہ جانا سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ پہلے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس اور چلتے ہوئے منادی کرو (متی ۱۰) پھر فرمایا وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو اپنے موتی سوروں کے آگے نہ پھینکو۔ یہاں سے معلوم ہوگیا کہ عیسائی مذہب کبھی بھی تبلیغی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ہندوؤں نے اپنے مذہب کو جو تمام لوگوں سے چھپا رکھا اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ اپنا پاک دھرم ملیچھوں اور اچھوتوں (شودروں) کو سکھا کر ناپاک کرنا نہیں چاہتے۔ یہودیوں کا بھی یہی خیال تھا کہ نامختون اس نعمت کے اہل نہیں۔

اسلام کی تبلیغی اہمیت

ہمارے آخر الزماں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام قوموں کو برابری و مساوات کی ایک سطح پر لاکر کھڑا کر دیا اور خدا کے پیغام کی منادی کا سب کو یکساں مستحق قرار دیا۔ اسی لئے رحمۃ للعالمین نے اپنی تبلیغ کے لئے قریش و غیر قریش حجاز یمن عرب، عجم، ہند اور روم کی کوئی تخصیص نہیں فرمائی بلکہ دنیا کی ہر قوم ہر زبان ہر ملت اور ہر گوشہ میں پیغام الٰہی پہنچانا فرض قرار دیا آپ کو خدا کی جانب سے ابتدائے وحی میں انجانوں کو ہوشیار اور بے خبروں کو خبردار کرنا سب سے پہلا حکم تھا چنانچہ ارشاد ہوا۔ یَاۤ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اے چادر پوش (نبیؐ) اٹھ کھڑا ہو، ہوشیار و آگاہ کر۔ پھر بار بار حکم ہوتا ہے بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ ؕ اے نبی جو تیری طرف اتارا گیا ہے اوروں تک پہنچا دے۔ وذکر فان الذکری تنفع المومنین ؕ نصیحت کر پس نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔ اسی طرح بہت سی آیتیں موجود ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام نے اپنے متبعین پر خیر کی دعوت امر بالمعروف و نہی عن المنکر و تواصی بالحق یعنی باہم ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کرنا ضروری قرار دیا۔ خود سرور عالم کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بلا خوف و خطر پیغام الٰہی لوگوں تک پہونچا دیں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا فرض انجام نہ دیا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ؕ اے نبی تیرے پروردگار کے پاس سے جو کچھ تیری طرف اترا ہے اس کو پہونچا دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خدا کا پیغام نہیں پہونچایا اور خدا لوگوں سے تیری حفاظت کریگا۔

انبیاء و بانیان مذاہب کے عملی نمونوں اور مثالوں کی اگر جستجو اور تلاش کی جائے تو یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے

کہ اسلام کے سوا اور جو تبلیغی مذاہب تصور کیے جاتے ہیں وہ حقیقت میں تبلیغی کہنے کے مستحق نہیں ہیں خود بدھ نے ہندوؤں کے علاوہ کسی کو اپنی نجات کا راستہ نہیں بتایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسرائیل کے علاوہ نہ کسی دوسری قوم کو اپنا وعظ سنایا اور نہ ان کو [illegible] مخاطب بنایا اور نہ کسی کو اپنا شاگرد بنایا اور نہ کسی قوم میں اپنی زندگی میں مبلغ بھیجے۔ حالانکہ فلسطین میں یونانیوں اور رومیوں کی کثیر جماعت موجود تھی۔ مگر ہمارے نبی امی صلعم نے مکہ میں رہ کر مکہ اور اسکے قرب و جوار کے لوگوں کو بیدار و ہوشیار کیا موسم حج میں عرب کے ہر ہر قبیلہ کے پاس جاکر پیغام پہونچایا اور اسی زمانہ میں یمن اور حبشہ تک آپ کی آواز پہنچ گئی۔ قریش گو برسوں تک دوسرے قبیلوں تک اسلام کی رسائی میں سد راہ بنے رہے مگر آپ نے داعی و مبلغ روانہ کرکے ان کو پیغام حق پہنچا دیا بالآخر قریش کے خلاف تلوار اسلئے اٹھائی گئی کہ اسلام کو تبلیغ کی پرامن آزادی ملے چھ برس کی جنگ و جدال کے بعد صلح حدیبیہ میں قریش نے اس مطالبہ کو تسلیم کیا اور تبلیغ کی آزادی عطا کی قرآن نے اسلام کی اس روحانی فتح کو فتح مبین قرار دیا۔ (انا فتحنا لك فتحا مبینا) اس کے بعد عرب اور غیر عرب کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ کیے گئے امراء و سلاطین کے پاس قاصد و مبلغ بھیج بھیج کر اسلام کی عالمگیر دعوت دی گئی عربوں کے علاوہ دیلم۔ ایران۔ حبش و روم کے طالب آئے اور فیضان حق سے سیراب ہوئے۔ الغرض اسلام نے بغیر کسی نسلی، قومی، وطنی اور دینی تخصیص کے اپنی عالمگیر تبلیغ سے [illegible] کے کان آشنا کیے۔ اور دنیا میں حیرت ناک طور پر آناً فاناً اپنی ہدایت عامہ پھیلا دی۔ لہذا بلا کسی ریب و تردد کے صاف کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی تبلیغی مذہب ہے۔

طلبہ رحمانیہ کا متفقہ بیان

دار الحدیث رحمانیہ زیر اہتمام محترم و مکرم جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مدظلہ رئیس دہلی بحمد اللہ عرصہ بارہ سال سے جاری ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنی بے نظیر فیاضی سے مدرسہ کا وہ انتظام کیا جس کی وجہ سے وہ موجودہ مدارس عربیہ میں لاثانی ہے جس طرح یہاں تعلیم کیلئے قابل اساتذہ کا انتظام ہے اسی طرح طلبہ کی رہائش و طعام و دیگر حوائج کا بھی بااحسن وجوہ اہتمام ہے مدرسہ میں مطبخ ہے جس میں بہترین کھانے کا انتظام ہے ہر جمعرات کو حجام برائے حجامت آتا ہے ڈاکٹر صاحب بھی مقرر ہیں طلبہ کیلئے ہر قسم کی سہولت میسر ہے۔ یہانتک کہ ہر طالب علم کو دو لحاف ایک گرم کوٹ اور کمبل دیا جاتا ہے علاوہ ازیں غریب طلبہ کو مدرسہ کے کھانے کے علاوہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اگر کسی طالبعلم کو معمولی سی تکلیف بھی ہوتی ہے تو حضرت مہتمم صاحب کو مریض سے زیادہ بیقراری ہوتی ہے اور مریض کیلئے ہر قسم کی اغذیہ و ادویہ مہیا کی جاتی ہیں غرضیکہ مدرسہ مذکور کے طلبہ اپنے گھر سے زیادہ یہاں آرام سے ہیں یہاں طلبہ کو تقریر و تحریر و نیز مناظروں کی مشق کرائی جاتی ہے اور مختلف اوقات میں ہر سال دہلی کے مشہور مقامات کی سیر بھی مہتمم صاحب کراتے ہیں۔ لہذا ہم حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری تعلیم کا زمانہ نہایت آسائش و آرام سے گذر رہا ہے۔